خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا!

حافظ معوذ الرحمان منصور پوری
(متعلم جامعہ سلفیہ)

15 اگست 2017 بروز منگل صبح فجر کی نماز پڑھ کر تلاوت کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد اپنے روم میں آیا تو اچانک کانوں میں آواز پڑی معوذ۔ مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب کا کیا حال ہے میں حیران سا ہوا کے پہلے تو کبھی نہیں پوچھا حماد بھائی نے میں نے کہا ٹھیک ہیں کیوں کیا ہوا؟ حماد بھائی نے جواب دیا کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں اتنا سننا تھا کے اِنا للہ واِنا الیہ راجعُون کے الفاظ زبان پر جاری ہو گئے ۔ یقین نہیں ہو رہا تھا میں نے فوراً اپنے برادرِ اکبر حافظ انیس الرحمان بھائی کو کال کی تو بات پکی تھی ۔اتنے میں میسج پڑھ کر سکتہ طاری ہو گیا کہ شیخ الحدیث والتفسیر محدث العصر، مجتہد زماں، شیخ المشائخ، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا علامہ محمد عبداللہ امجد چھتوی صاحب قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔ ہر طرف سے مختلف الفاظ میں sms وصول ہونے لگے۔ ہر صاحب sms پر اپنی اپنی محبتوں کا اظہار کر رہا تھا۔ یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ گویا ہر علم دوست اور سلفی اپنا اپنا غم ہلکا کرنے کیلیئے ایک دوسرے کو اطلاع دے رہا تھا ۔تا کہ اپنے غم میں سب کو شریک کر سکے۔ قحط الرجال کے دور میں ایسے افراد کا اُٹھ جانا یقیناً نا قابل تلافی نقصان ہے۔ مگر قضائے الٰہی سمجھ کر اسے قبول کیے بغیر بھی کوئی چارہ نہیں۔

جنگل میں اتنی خاموشی پہلے تو کبھی نہ تھی	اے کارواں ٹھہر، کوئی ساتھی بچھڑ گیا شاید

جس طرح گلشن میں رنگا رنگ پھول کھلتے ہیں اور پھر مرجھا جاتے ہیں ان میں کچھ پھول ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی خوشبو مرجھانے کے بعد بھی رہتی ہیں، ایسے ہی ہمارے موصوف بزرگ محترم المقام الشیخ عبداللہ امجد چھتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو اگر چہ اس گلشن حیات کو چھوڑ کر چل بسے، لیکن ان کی یادیں اور ان کی باتیں انھیں شاگردوں دوستوں اور قرطاسِ تاریخ

میں زندہ اور تابندہ رکھیں گی۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی

شیخ محترم نامور عالم دین اور نیک صالح بزرگ تھے سلف صالحین علمائے کرام کی یادداشتوں کا بیش بہا خزانہ ان کے سینے میں محفوظ تھا۔خوش مزاج ،ملنسار،اور مہمان نواز تھے 86/87 سال کی عمر میں وہ کسی کے محتاج نہیں ہوئے۔عشاء کی نماز سے لیکر صبح 2 بجے تک مختصر علالت اور پھر اچانک ناگہانی موت 14/15 اگست کی درمیانی شب بوقت تہجد داعی اجل کو لبیک کہا۔

مولانا راقم الحروف کے تایا جی اور ماموں جی لگتے تھے۔تایا جی اسطرح کے میرے والد گرامی مرحوم کے تایا جی کے بیٹے تھے اور ماموں جی اس لحاظ سے میری والدہ کے ماموں جی کے بیٹے تھے۔ابو جی کی طرف سے تایا جی اور امی جان کی طرف سے ماموں جی۔میرے ابو جی کی دادی اور مرحوم چھتوی صاحب کے دادا جی دونوں حقیقی بہن بھائی تھے۔

21/06/2017 بروز بدھ بمطابق 25 رمضان المبارک بعداز نماز ظہر مرکز خیبر نشاط آباد فیصل آباد میں ان کا خطاب تھا۔وہاں رمضان المبارک میں جناب الشیخ اعظم چیمہ صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) دورہ تفسیر القرآن کرواتے ہیں۔چیمہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ چھتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں دورہ تفسیر القرآن کے اختتام پر چھتوی صاحبرحمۃ اللہ علیہ کو دعوت دی گئی کہ وہ طلباء کو شرف دیدار بخشیں سب طلباء صفِ اول میں تھے۔ایک شخصیت نمودار ہوئی رنگ سانولا،سر پر قراقلی کالی ٹوپی،لمبا قد،گلے میں سفید رومال،داڑھی بھی سفید،لباس بھی سفید،سر کے بال بھی سفید یوں محسوس ہونے لگا جیسے ہمارے درمیان کوئی فرشتہ آچکا ہو۔مولانا کے خطاب سے قبل الشیخ اعظم چیمہ صاحب نے مولانا چھتوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی،عملی،عاجزی اور انکساری کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کے ہماری جماعت اہلحدیث علمی اور صالح بزرگوں سے یتیم ہوتی جارہی ہے ہم نظر دوڑھاتے ہیں مگر مایوس ہوکر واپس آجاتی ہے سوائے چند

ایک کے جن میں سے ایک عظیم شخصیت محترم الشیخ عبداللہ امجد چھتوی صاحب ہیں اتنا کہنا تھا کے چیمہ صاحب کی آنکھیں بھر آئیں اور پھر زار و قطار رونے لگ گئے۔اور بتایا کے انہیں نصف صدی ہونے والی ہے کہ ماشاء اللہ الجامع الصحیح البخاری پڑھا رہے ہیں اور ساتھ میں عربی گرائمر، لغت، فقہ اور دیگر علوم میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔فللہِ الحمد

مولانا نے نبی ﷺ کی وفات، خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سورۃ الفاتحہ پر زبردست دلائل دیئے۔جو آج تک شائد نہ سنے ہونگے اور نا ہی کہیں پڑھے ہونگے۔مولانا 2 گھنٹے کی طویل تقریر کرنے کے بعد پوچھتے ہیں کہ آدھا گھنٹہ ہو گیا ہو گا یا نہیں سامعین ہنس پڑے مولانا کو علم ہوا کے ٹائم تو کافی ہو چکا ہے پھر فوراً تقریر ختم کی اور دعا کروائی راقم نے انکی پہلی اور آخری انکی یہی live گفتگو سنی تھی۔یا پھر اس سے پہلے جب ذہبی دوراں، مئورخ اسلام، محسن اہلحدیث مولانا اسحاق بھٹی رحمہ اللہ تعالیٰ 22 دسمبر 2015 بروز منگل کو فوت ہوئے تھے۔عشاء کی نماز کے بعد 53 گ، ب ڈھیسیاں مرکزی جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث میں جب اکابر بزرگ علماء صلحاء ماموں جی بھٹی صاحبؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے۔ان میں سے ایک بزرگ شیخ المشائخ مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی صاحب کھڑے ہوئے اور جو الفاظ مولانا نے کہے (واللہ) آج بھی بھولنے کا نام نہیں لے رہے، میں سمجھتا ہوں کے مولانا نے تمام مقررین کی گفتگو کا خلاصہ کہہ دیا ہو، مولانا نے فرمایا اگر صرف پاکستان کے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے مدارس مل کر صرف ایک اور اسحاق بھٹی پیدا کر دیں تو ان مدارس کا حق ادا ہو جائے گا (آمین ثم آمین) یہ مولانا کی بات تھی (اسے آپ تقریر کہہ لیں یا تقریر کی جھلک) مجھ طالب علم کی ناقص سی ذہنیت کے مطابق اگر پوری دنیا کے مدارس مل کر صرف ایک اور عبداللہ امجد چھتوی پیدا کر دیں تو ہر قریہ نگر اور کوچہ میں حدیث کا پیغام عام ہو جائے گا۔میرے پاس ایک صاحب ماموں جی کا افسوس کرنے آئے تب میرے پاس میرا ایک کزن بھی موجود تھا جو عالم دین بھی ہے کہنے لگا۔معوذ بھائی آپ اسحاق بھٹی صاحب کی بات کرتے ہو جس ماں نے اسحاق بھٹی کو جنم دیا تھا۔اب وہ ماں بھی

پیدا نہیں ہوگی، احباب ذی وقار اگر آپ یہی الفاظ چھتوی صاحبؒ کے متعلق بیان کریں تو شائید میرے خیال سے کوئی مغالطہ نہ ہوگا۔

مولانا امجدؒ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری 22 سال ولی کامل مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب کے قائم کردہ مرکز الدعوۃ السّلفیہ ستیانہ بنگلہ میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے بسر فرمائے۔اس طرح ہزاروں طلبہ نے آپ سے کسب فیض کیا۔اب تو آپ کی حیثیت استاذ الاساتذہ اور شیخ المشائخ کی تھی، یہی وجہ ہے کہ دینی مدارس میں صحیح بخاری کی تقریب میں درس کے لیے اکثر و بیشتر آپ ہی کو مدعو کیا جاتا تھا۔

مولانا انتہائی نفیس بشر تھے مولانا کے جنازے پر حاضری کا موقعہ ملا خدا شاہد ہے کہ کبھی اتنا بڑا جنازہ ان گنہگار آنکھوں نے نہ دیکھا ہوگا۔ بالخصوص علماء طلبا کی کثرت تھی، راقم تیسری صف میں بالکل چارپائی کے پیچھے کھڑا تھا تا کہ چہرہ دیکھ سکوں۔لیکن افسوس صد افسوس کے لوگوں کے ہجوم میں چہرہ تو کیا باہر آنے کا رستہ بھی نہیں مل رہا تھا۔مولانا کے جنازے کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے اور اوپر سے مولانا کا چہرہ کھلا ہوا تھا لوگ اوپر سے اچھل اچھل کر دیدار کر رہے تھے یہ سب علامتیں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جنازے سے ملتی ہیں۔ جو مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف نقوش عظمتِ رفتہ میں ذکر کی ہیں۔انکی پہلی نماز جنازہ بعد از نماز عصر ستیانہ بنگلہ کے گورنمنٹ سکول کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب کی امامت میں ادا کی گئی، مگر چھتوی صاحب کے مریدوں کی کثرت اس قدر زیادہ تھی کے جگہ کم پڑھ گئی، جبکہ دوسری نماز جنازہ انکے آبائی گاؤں چک نمبر 36 گ،ب میں انکی مسند پر بیٹھنے والے شاگرد شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی صاحب نے پڑھائی وہیں پر تدفین ہوئی اور اسطرح جماعت اہلحدیث کا ایک اور چراغ بجھ گیا، اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور ہم سب کو اپنی زندگیاں ان جیسے اکابرین علماء کرام کی طرح بنانے کی توفیق عنائیت فرمائے (آمین یارب العالمین)

......☆......☆......☆......